OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol.:2, Issue: 1, 2017
DOI: 10.12816/0037062, PP: 53-66

اسلام اور یہودیت کا قانونِ حلال و حرام: مشترکات اور مختلفات کا جائزہ

Islamic and Jewish Law of Ḥalal & Ḥaram: Analysis of Similarities & Differences

***ڈاکٹر محمد اکرام اللہ**

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور

****محمد جنید**

ایم۔ فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور

Abstract

The world Semitic religions like Judaism, Christianity and Islam have given comprehensive regulations and code of life. Therefore; there has been a complete system and directions about "ḥalal" and "ḥaram" (kosher non-kosher) means legal and illegal (treif' in Jewish law). As Islam gives clear cut directives in beliefs, worships, ethics, economy and ways of life to guide the men in life; similarly the Judaism has also given clear regulations in these fields to guide its followers. Islam has taught its followers to eat and drink 'ḥalal' (Tayyib), so Judaism has also stressed on eating only 'kosher' (food that can be consumed according to Jewish law). For example in animals; meat of cow, bull, sheep and goat etc are legitimizing for eating in both the religions. Similarly the meat of pig is not allowed for men. Many things are similar in both these religions regarding dietary law.This article describes about 'ḥalal' and 'kosher' things in detail and tells what the similarities and dissimilarities regarding dietary laws are found in their religious literatures.

Keywords: *Halal, Kosher, Treif, Dietary Laws, Semitic Religions, Islam, Judaism.*

تمہید:

اسلام عقائد، عبادات، معاشرت، معیشت اور اخلاق کے ایک جامع نظام پر مشتمل ہے۔ اس نے انسانوں کو کھانے پینے کا بھی ایک واضح نظام دیا ہے، جو نہایت جامع، صحتمند، متوازن، پاکیزہ اور نفیس حیثیت کا حامل ہے۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو حلال حرام کی باقاعدہ تعلیم دیتا ہے اور ایمان و تقوی، دعاؤں کی قبولیت اور اللہ کے قریب ہونے کی بنیاد بھی حلال کو ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ اس حساس مسئلہ کے بارے میں قرآن وسنت میں واضح تعلیمات موجود ہیں اور فقہائے اسلام نے حلال و حرام کے اصول و ضوابط مقرر فرما کر امت کے لئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔

ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ حلال کھائے۔ چنانچہ جن علاقوں یا ممالک میں مسلمان اکثریت میں ہیں وہاں

انہیں حلال چیزیں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ لیکن جہاں مسلمان اقلیت میں ہوتے ہیں وہاں خود ان کے لئے یہ مشکل ہوتا ہے کہ اپنے لئے ہر قسم کے حلال کھانوں کا انتظام کریں۔ تو ایسی صورتحال میں ایک مسلمان کے لئے کوشر چیزوں کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ یہ موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا اس پر پہلے بھی مختلف لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً: ہفت روزہ الشریعہ اینڈ بزنس میں یاسر قاضی کا ایک مضمون "کیا کوشر حلال کا متبادل ہے"[1] کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے حلال اور کوشر کا ذکر کیا ہے لیکن انتہائی اختصار کے ساتھ اور اس میں حوالہ جات کا اہتمام بھی نہیں کیا گیا ہے۔

اسی طرح آزاد دائرہ المعارف ویکیپیڈیا نے بھی "حلال اور کوشر کا تقابلی جائزہ" کے عنوان سے ایک مضمون اپلوڈ کیا کیا ہے۔ لیکن یہ بھی بہت مختصر ہے اور بہت سی اشیاء کا تذکرہ نہیں کیا گیا جو کہ حلال بھی ہیں اور کوشر بھی۔ حوالہ جات بھی اکثر مختلف مضامین سے لیے گئے ہیں۔

اس موضوع کا انتخاب اسی لیے کیا گیا ہے کہ ایک ایسا جامع مضمون اردو زبان میں لکھا جائے جس میں مشہور اور عام اشیاء/ چیزوں کا ذکر کیا جائے اور ساتھ ہی اصل کتابوں/ماخذ سے حوالہ جات بھی ہوں تاکہ قاری کو مکمل اطمینان حاصل رہے کہ کون سی کوشر اشیاء حلال بھی ہو سکتی ہیں۔

اس مقالہ میں اسلامی تعلیمات اور یہودی تعلیمات کا موازنہ کرتے ہوئے یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کون سی کوشر اشیاء مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہو سکتی ہیں۔

حلال کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

حلال عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں، جائز ہونا یعنی جس کی اجازت دی گئی ہو۔[2]

اصطلاح میں وہ چیزیں جن کی شارع یعنی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے حلال کہلاتی ہیں۔[3]

فقہاء نے حلال کی تعریف اس طرح کی ہے:

"الحلال في الشرع ما أباحه الكتاب و السنة اى ما أباحه الله وضده الحرام"[4]

"شریعت میں حلال وہ ہے جسے اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ نے مباح قرار دیا ہے۔ یعنی جس کی حلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثابت ہے، اس کی ضد حرام ہے۔"

حلال کی اہمیت قرآن وسنت کی روشنی میں:

اسلام میں حلال کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ "[5]

"اے لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں، ان میں حلال اور پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

ایک مقام پر انبیاء کو بھی حلال کھانے کے متعلق ارشاد ہے:

" يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ "[6]

"اے پیغمبرو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ یقیناً میں تمہارے اعمال سے خوب واقف ہوں۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

" يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ"[7]

"وہ آپ سے پوچھتے ہیں، ان کے لئے کیا کیا حلال ہے؟ آپؐ فرما دیجئے کہ تمہارے لئے کل پاکیزہ چیزیں حلال ہیں۔"

حدیث شریف میں ہے:

"طلب الحلال واجب علیٰ کل مسلم"[8]

"حلال کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں ارشاد نبویؐ ہے:

"ان اللہ طیب لایقبل الا طیباً"[9]

"بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاک کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔"

حلال وحرام چیزیں قرآن وسنت کی روشنی میں

قرآن مجید کی روشنی میں حلال وحرام:

قرآن مجید میں حلال وحرام چیزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُواْ بِالأَزْلاَمِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ"[10]

" تم پر مردار حرام کر دیا گیا ہے اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور گلا گھٹ کر مرا ہوا (جانور) اور ضرب سے مرا ہوا اور اوپر سے گر کر مرا ہوا اور سینگ مارنے سے مرا ہوا اور وہ جسے درندے نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس کے جسے (مرنے سے پہلے) تم نے ذبح کر لیا، اور جو باطل معبودوں کے تھانوں (یعنی بتوں کے لیے مخصوص کی گئی قربان گاہوں) پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم پانسوں (یعنی فال کے تیروں) کے ذریعے قسمت کا حال معلوم کرو، یہ سب کام گناہ ہیں۔"

"يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّهُ فَكُلُواْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُواْ اسْمَ اللّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ"[11]

"لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں، آپ (ان سے) فرما دیں کہ تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور وہ شکاری جانور جنہیں تم نے شکار پر دوڑاتے ہوئے یوں سدھار لیا ہے کہ تم انہیں (شکار کے وہ طریقے) سکھاتے ہو جو تمہیں اللہ نے سکھائے ہیں سو تم اس (شکار) میں سے (بھی) کھاؤ جو وہ (شکاری جانور) تمہارے لیے (مار کر) روک رکھیں اور (شکار پر چھوڑتے وقت) اس (شکاری جانور) پر اللہ کا نام لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ حساب میں جلدی فرمانے والا ہے۔"

"الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلاَ مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَن يَكْفُرْ بِالإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ"[12]

"آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں، اور ان لوگوں کا ذبیحہ (بھی) جنہیں (الہامی) کتاب دی گئی تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لیے حلال ہے، اور (اسی طرح) پاک دامن مسلمان عورتیں اور ان لوگوں میں سے

پاکدامن عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (تمہارے لیے حلال ہیں) جب کہ تم انہیں ان کے مَہر ادا کر دو، (مگر شرط) یہ کہ تم (انہیں) قید نکاح میں لانے والے (عفت شعار) بنو نہ کہ (محض ہوس رانی کی خاطر) اعلانیہ بدکاری کرنے والے اور نہ خفیہ آشنائی کرنے والے، اور جو شخص (احکامِ الٰہی پر) ایمان (لانے) سے انکار کرے تو اس کا سارا عمل برباد ہوگیا اور وہ آخرت میں (بھی) نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔"

"أُحِلَّ لَكُم صَيدُ البَحرِ وَطَعَامُهُ مَتعًا لَكُم وَلِلسَّيّارَةِ"[13]

" تمہارے لیے دریا کی چیزوں کا شکار اور ان کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے، تمہارے اور مسافروں کے فائدے کیلئے۔"

"يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"[14]

"اے ایمان والو! شراب، جوّا، بت اور پانسے پلید اور شیطان کے عمل سے ہیں اور ان سے پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

احادیث مبارکہ کی روشنی میں حلال و حرام:

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھا اور خچر کا گوشت، ہر کچلی دانت والا جانور اور ہر پنجے سے شکار کرنے والے پرندے کو حرام قرار دیا۔"[15]

" حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانتوں سے پھاڑ کر کھانے والے ہر درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔"[16]

"امام زہریؒ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر پھاڑ کھانے والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔"[17]

" 'حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام کچلیوں والے درندوں اور ناخنوں والے پرندوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔"[18]

"زاہر بن اسود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ انہوں نے کہا: میں ہانڈی میں گدھے کا گوشت ابال رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں گدھے کا گوشت کے کھانے سے منع فرماتے ہیں۔"[19]

قرآن و سنت کی روشنی میں مندرجہ ذیل چیزوں کی حرمت معلوم ہوتی ہے:

1. مردار جانور
2. خون
3. سور کا گوشت اور سور کے اجزاء سے بنی اشیاء
4. غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور
5. شراب اور شراب سے بنی اشیاء
6. حلال جانور جو شرعی طریقہ کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو
7. ناخنوں والے جانور بشمول شکاری پرندے

8. بغیر کان کے جانور جن میں رینگنے والے جانور اور کیڑے مکوڑے شامل ہیں
9. پالتو گدھا[20]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا چیزوں کے علاوہ باقی تمام چیزیں اسلام میں حلال ہیں۔ چنانچہ اونٹ، گائے بکریاں، خرگوش، ہرنیاں، پہاڑی بکریاں، مرغیاں، کبوتر، بطخ و مرغابی، شتر مرغ جیسے جانوروں کو ذبح کر لیں تو ان کا گوشت حلال ہے اور مچھلی اور ٹڈی کا مردار بھی حلال ہے۔ تمام فائدہ مند سبزیاں اور پھل حلال ہیں۔[21]

کوشر کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

کوشر عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں مناسب یا ٹھیک۔[22]

اصطلاح میں وہ کھانے پینے کی اشیاء جن کو استعمال کرنے کی یہودی قانون میں اجازت دی گئی ہے کوشر کہلاتی ہیں۔[23]

کوشر چیزیں بائبل کی روشنی میں

جانوروں میں کوشر چیزیں:

کتاب احبار میں کوشر جانوروں کا ذکر یوں کیا گیا ہے:

"خداوند نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، بنی اسرائیلیوں سے کہو کہ یہ سب جانور ہیں جنہیں تم زمین کے سبھی جانوروں میں سے کھا سکتے ہو۔ اگر جانور کے کُھر دو حصّوں میں بٹے ہوں اور وہ جانور جُگالی بھی کرتا ہو تو تم اس جانور کا گوشت کھا سکتے ہو۔ جو جانور جُگالی کرتے ہیں لیکن اُن کے کُھر پھٹے نہ ہوں تو ایسے جانور کا گوشت مت کھاؤ۔ جیسے اُونٹ، سمندری چٹان کا بجّو اور خرگوش تمہارے لئے ناپاک ہے۔ دوسرے جانوروں کے کُھر جو دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں لیکن وہ جُگالی نہیں کرتے اسلئے ان جانوروں کو مت کھاؤ۔ سُور ویسا ہی ہے اس لئے وہ تمہارے لئے ناپاک ہے۔ ان جانوروں کا گوشت مت کھاؤ حتیٰ کہ ان کے مُردہ جسم کو بھی مت چھونا۔ وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں۔"[24]

یہودی غذائی قانون کی رو سے کوشر جانوروں میں دو شرائط کا ہونا ضروری ہے:

1. کھر جدا ہوں۔
2. جگالی کرنے والے ہوں۔

"kosher animals can be easily recognized by two features. First, their hooves are completely parted at the bottom to from two horny pads. Second, they chew cud."[25]

یہودی ربی کہتے ہیں کہ اونٹ خرگوش اور بجو بھی غیر کوشر ہیں۔ اسی طرح سور بھی غیر کوشر ہے۔[26]

کتاب مقدس میں ایک اور جگہ ہے:

"کچھ جانوروں کے کُھر ہو سکتے ہیں، لیکن وہ کُھر دو حصوں میں بٹے نہیں ہوتے ہیں۔ کچھ جانور جگالی نہیں کرتے ہیں اور کچھ چوپائے جانوروں کے کُھر نہیں ہوتے ہیں اور وہ اپنے پنجوں پر چلتے ہیں۔ اس طرح کے سبھی جانور ناپاک ہیں۔ اگر کوئی ان کے مُردہ جسموں کو چھُولیتا ہے تو وہ شام تک ناپاک رہے گا۔"[27]

اسی طرح کتاب استثناء میں گائے اور بھیڑ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے ان کا کوشر ہونا ثابت ہوتا ہے۔

" تمہیں خداوند اپنے خدا کو کوئی ایسی گائے ، بھیڑ، قربانی میں نہیں چڑھانی چاہئے۔ جس میں کوئی عیب ہو یا بُرائی ہو کیوں؟ کیوں کہ خداوند تمہارا خدا اس سے نفرت کرتا ہے۔"[28]

سمندری غذاؤں میں کوشر چیزیں:

کتاب احبار میں کوشر سمندری غذاؤں کے بارے میں ہے:

" اگر پانی کا جانور ہے اور اس کے جسم پر پَر اور چھلکے ہیں تو اس جانور کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر جانور سمندر یا دریا میں رہتا ہے اور اس کے پَر اور چھلکے دونوں نہ ہوں تو اس جانور کو تمہیں نہیں کھانا چاہئے۔ وہ گندے جانوروں میں سے مانے جا تے ہیں۔ اس جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہئے۔ اس کے مردہ جسم کو بھی نہیں چھُونا چاہئے۔ پانی کے ہر اس جانور کو جس کے پَر اور چھلکے نہیں ہوتے ہیں تمہارے لئے نفرت انگیز ہے۔"[29]

چنانچہ یہودی شریعت کے مطابق سمندری خول والا جانور (پتیرا مچھلی) اور بام مچھلی (Eels) غیر کوشر ہیں۔[30]

ممنوع پرندے:

کتاب احبار میں ممنوع پرندوں کے بارے میں ہے:

" تمہیں نفرت انگیز جانوروں کو بھی نہیں کھانا چاہئے جیسے : عقاب ، گدھ اور شکاری چڑیا، چیل، اور تمام طرح کے عقاب ، تمام قسم کے کالے پرندے ، شتر مُرغ، اُلّو ، سمندری مُرغ، تمام قسم کے باز ، اُلّو سمندری کاغ، پانی کی مُرغی، مچھلی کھانے والے پلیکن، سمندری گدھ ، ہنس ، بگلے ، ہُدہُد اور چمگادڑ۔"[31]

حشرات میں کوشر اور غیر کوشر:

کتاب احبار میں کیڑے مکوڑوں کے حکم کے متعلق ہے:

" وہ تمام کیڑے جو اُڑتے ہیں اور تمام جو گھٹنوں کے بل رینگ کر چلتے ہیں گھناؤنے ہیں۔ لیکن وہ کیڑے جو اُڑتے ہیں اور رینگتے ہیں تو صرف اُن کیڑوں کو جو کہ پچھلے ٹانگوں پر کودتے ہیں کھائے جا سکتے ہیں۔ وہ یہ ہیں : ہر قسم کے ٹڈے ، جھینگر اور گھاس چٹ کرنے والا۔ لیکن دوسرے تمام وہ کیڑے جن کے پَر ہوں اور جو رینگ بھی سکتے ہیں وہ گھناؤنے ہیں تمہارے لئے ممنوع ہے۔"[32]

رینگنے والے جانوروں میں غیر کوشر:

رینگنے اور کترنے والے جانوروں کے متعلق کتاب احبار میں مندرجہ ذیل حکم آیا ہے:

" کترنے والے جانور تمہارے لئے گھناؤنے ہیں۔ وہ یہ ہیں: چھچھوندر، چوہا، سب قسم کے بڑے گرگٹ، چھپکلی، مگرمچھ ، ریگستانی رینگنے والے گرگٹ اور رنگ بدلتا گرگٹ۔ یہ رینگنے والے جانور تمہارے لئے گھناؤنے ہیں کوئی آدمی جو اُن مرے ہوئے کو چھوئے گا۔ شام تک نجس رہے گا۔"[33]

چربی:

کتاب احبار میں چربی کے متعلق ہے:

" بنی اسرائیل سے کہہ کہ تم لوگ نہ بیل کی نہ بھیڑ کی اور نہ بکری کی کچھ چربی کھانا۔"[34]

اسی بارے میں قرآن مجید میں بھی ہے:

"وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ وَ مِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ"[35]

"اور جن لوگوں نے یہودیت اختیار کی اُن پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری کی چربی بھی اُس کے جوان کی پیٹھ یا آنتوں سے لگی ہوئی ہو یا ہڈی سے لگی رہ جائے یہ ہم نے اُن کی سر کشی کی سزا انہیں دی تھی اور بے شک ہم سچے ہیں۔"

انسائیکلوپیڈیا آف کوشر میں بھی چربی کو غیر کوشر قرار دیا گیا ہے۔[36]

شراب:

کوشر شراب انگور سے بنی شراب ہے، جو خاص طور پر یہودی غذائی قانون کے تحت، یہودی مذہبی قانون کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ انگوروں کے توڑنے اور بوتلوں میں بھرنے تک یہودی ربی کی نگرانی ضروری ہے اور بعد میں کوشر کا لیول لگایا جانا لازمی ہے۔

"Kosher wines are produced under the strict supervision of a rabbi. To quality as kisher, certain regulations have to be followed." [37]

شراب کے متعلق کتاب احبار میں حکم ہے:

"اور خداوند نے ہارون سے کہا۔ تو یا تیرے بیٹے مے یا شراب پی کر کبھی خیمہ اجتماع کے اندر داخل نہ ہونا تاکہ تم مر نہ جاؤ۔ یہ تمہارے لیے نسل در نسل ہمیشہ کے لیے ایک قانون رہے گا۔ تاکہ تم مقدس اور عام اشیاء میں اور پاک و ناپاک میں تمیز کر سکو۔"[38]

میتھیو ہینری کا منٹری کے بقول:

"خدا کی طرف سے شراب کی ممانعت خدمت کے دوران تھی۔ اس ممانعت کی ایک وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کے ہوش و حواس درست ہوں تاکہ اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں غلطی نہ کریں۔ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ لوگ خدمت کرتے وقت مقدس چیزوں اور عام چیزوں میں امتیاز کر سکیں۔"[39]

جیسا کہ عہد نامہ جدید کی کتاب تیمتھیس میں بھی اس طرف اشارہ کیا گیا ہے:

"نشہ میں غل مچانے والا یا مار پیٹ کرنے والا نہ ہو، بلکہ حلیم ہو۔ نہ تکراری نہ زر دوست۔"[40]

اسی طرح انجیل لوقا میں ہے:

"پس خبر دار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اس زندگی کی فکروں سے سست ہو جائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آ پڑے۔"[41]

یہودیت میں شراب کا استعمال جائز سمجھا جاتا ہے۔ تاہم اگر غیر یہودی شراب کو تیار کرے تو اسے غیر کوشر شمار کیا جاتا ہے۔

"wine of a non-Jew and wine belonging to a Jew handled by a non-Jew is forbidden for drinking."[42]

متفرق اشیاء:

یہودی قانون کے مطابق کوشر جانوروں کا دودھ کا بھی کوشر ہے اور غیر کوشر جانوروں کا دودھ بھی غیر کوشر ہے۔

"Jewish law: traditional kind of preparation, milk produced by animals that are ruminants and have cloven hooves, for example: Cows, Sheep, goat, deer. The milk of mare, camels and others is not permitted and is therefore not kosher".[43]

یہودی قانون کے مطابق گوشت اور دودھ کا ایک ساتھ استعمال ممنوع ہے۔

"No milk and meat products can be served at the same meal. They also cannot be stored together or served with the same utensils. Those who keep kosher have separate sets of dishes and silverware for meat meals and dairy meals. Some even have separate sinks for washing the two sets of tableware."[44]

یہودیت میں پھل اور سبزیاں کوشر ہیں اگر ان میں کیڑے ہوں تو پھر غیر کوشر ہیں۔

"Vegetables and fruit are undoubtedly kosher as long as they have no insects on them."[45]

حلال اور کوشر کا موازنہ

مندرجہ بالا بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے حلال اور کوشر کے متعلق مندرجہ ذیل صورتیں سامنے آتی ہیں۔

کوشر اور حلال میں مماثل اشیاء:

بہت سے جانور جو کوشر ہیں اسلام میں بھی وہ حلال ہیں۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

بھیڑ، بکری، گائے، بیل، جگالی والے جانور دونوں مذاہب میں حلال اور کوشر ہیں سوائے ان جانوروں کے جن کے کھر پھٹے ہوئے نہیں ہوتے کیونکہ یہ حلال تو ہیں لیکن کوشر نہیں۔

سور دونوں مذاہب میں کھانا جائز نہیں اور اسی طرح پرندوں میں عقاب، گدھ، شکاری چڑیا، چیل، الو، چمگادڑ دونوں میں کھانا ناجائز ہیں۔ مردار یا جس جانور کو کسی درندے نے چیر پھاڑ کر مار دیا ہو۔[46]

چھچھوندر، چوہا، سب قسم کے بڑے گرگٹ، چھپکلی، مگرمچھ، ریگستانی رینگنے والے گرگٹ اور رنگ بدلتا گرگٹ۔ یہ رینگنے والے جانور اسلام اور یہودیت دونوں میں حرام ہیں۔

تمام حشرات دونوں میں ممنوع ہیں سوائے ٹڈیوں کے۔

مچھلی دونوں مذاہب میں کھانا جائز ہے البتہ یہودیت میں وہ سمندری جانور کھانا جائز ہے جن کے جسم پر پر اور چھلکے ہوں۔

وہ چیزیں جو حلال ہیں لیکن کوشر نہیں:

جگالی کرنے والے جانوروں میں سے جن کے کھر پھٹے ہوئے نہ ہوں کوشر نہیں ہیں۔ مثلاً: اُونٹ، سمندری چٹان کا بجّو، خرگوش وغیرہ۔ جبکہ جگالی والے سب جانور اسلام میں حلال ہیں۔

ایسے ہی پرندوں میں تمام قسم کے کالے پرندے اور کووں کی سب اقسام کوشر نہیں البتہ ان میں سے کچھ پرندے حلال

ہیں۔ ایسے ہی شتر مُرغ، ہنس، بگلے اور حلال جانوروں کی چربی وغیرہ کوشر نہیں لیکن حلال ہے۔

وہ چیزیں جو کوشر ہیں لیکن حلال نہیں:

ایسی چیزیں انتہائی کم ہیں جو کوشر ہیں اور حلال نہیں ہیں۔

جو جانور خود مر جائے، [47] پالتو گدھا، مینڈک وغیرہ

شراب اسلام میں مکمل طور پر حرام ہے جبکہ یہودیت میں عہد موسوی میں صرف اس کی ممانعت معلوم ہوتی ہے۔ یہودی یوم السبت پر شراب کا استعمال کرتے ہیں۔

حلال اور کوشر ذبیحہ:

گوشت انسان کی بنیادی غذائی ضروریات میں سے ایک ضرورت ہے۔ اسلام نے بھی مسلمانوں کو حلال گوشت استعمال کرنے کی اجازت دی ہے اور ذبح کا ایک مستقل طریقہ تعلیم فرمایا ہے۔ صرف اسی خاص طریقہ پر ذبح کیا جانے والا جانور حلال ہو گا۔ اور اسی طرح یہودی طریقے کے مطابق ہی ذبح کیا گیا جانور کوشر ہو گا۔

یہودیت میں ذبح کا طریقہ:

Shehitah کوشر گوشت کے حصول کے لئے پیچیدہ مرحلہ ہے۔ خاص علم کے ساتھ ساتھ ماہر حضرات کی موجودگی حتیٰ کہ Shehitah کا سرٹیفکیٹ بھی ضروری ہے، جسے Kabbalah کہتے ہیں۔ جو سینے سے قریب گردن کے موٹے حصے کو ایک ہی وار میں کاٹنے کا نام ہے، جس میں چاقو کا کاٹنے سے پہلے اور بعد میں معائنہ کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد جانور کو کم سے کم تکلیف پہنچانا ہے۔ [48]

اسلام میں ذبح کا طریقہ:

جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال کیا گیا وہ تین قسم کے حلال جانور ہیں۔

1. نحر: جانور کے کھڑے کھڑے اس کے گلے پر تیز دھار آلے سے مارنا۔ [49] جیسے: اونٹ۔
2. قعر: تیز دھار آلہ جانور کی طرف طاقت سے پھینک کر اس کو ہلاک کرنا یا کمزور کرنا۔ [50]
3. ذبح: حلقوم، مریء عرقان کو تیز دھار آلے سے کاٹنا۔ [51]

ان تین قسم کے طریقوں کے لئے تین شرطیں ہیں:

1. مشروع طریقے سے ازھاق یعنی ہلاک کرنا۔
2. اللہ تعالی کا نام لے کر ذبح کرنا۔
3. ذابح کا ذبح کرنے کے اہل ہونا۔

جانوروں کو ذبح کرنے کے سلسلے میں آئمہ اربعہ کے مندرجہ ذیل مذاہب ہیں۔

1. امام مالکؒ سے اس حوالے سے مختلف روایات مروی ہیں لیکن مالکیہ فقہاء کے نزدیک راجح روایت یہ ہے کہ حلقوم [52] اور ودجان [53] کا قطع کرنا واجب ہے مریء [54] کا قطع کرنا ضروری نہیں۔ [55]
2. امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ حلقوم اور مریء کا کاٹنا واجب ہے۔ ودجان کا ضروری نہیں۔ [56]

3. امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی مختلف روایتیں ہیں۔ ایک روایت وہی ہے جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔ اور دوسری روایت یہ ہے کہ حلقوم، مریء اور ودجان یعنی چاروں کا کاٹنا واجب ہے۔[57]
4. امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے نزدیک ان چاروں (حلقوم، مریء، ودجان) میں سے کوئی سی بھی تین کا کاٹنا لازمی ہے۔[58]

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دو مایہ ناز شاگرد امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہما اللہ سے بھی اس بارے میں روایتیں منقول ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ حلقوم، مریء اور ایک وداج کا کاٹنا لازمی ہے۔[59]

امام محمد رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ ان چاروں (حلقوم، مریء، ودجان) میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کاٹنا ضروری ہے۔[60]

یہودیت اور اسلام میں ذبح کے عمل میں پائی جانے والی مماثلتیں:

اسلام اور یہودیت دونوں میں جانور کے حلال یا کوشر ہونے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

1. ذبح کرتے وقت جانور کا زندہ ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا اسٹنگ سے یا کسی بھی ایسے دوسرے عمل سے جو جانور کو بے ہوش کرے اجتناب ضروری ہے۔
2. جانور کو تیز چھری سے ذبح کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ کسی جانور کو اگر سر پر ضرب لگائی جائے اور وہ اس سے مر جائے تو وہ حرام اور ٹریف[61] ہے۔
3. چھری سے جانور کے گلے کی رگوں بالخصوص حلق میں مری اور ودجان کا کٹنا ضروری ہے جبکہ نخاع کو بالکل محفوظ رہنے دیا جائے۔
4. خون کا بہہ جانا ضروری ہے۔
5. جانور کو کم سے کم تکلیف دی جائے یعنی اسے تیزی سے اور تکلیف دیئے بغیر ذبح کیا جائے۔[62]

نتیجہ:

اس ساری بحث سے حلال اور کوشر چیزوں کے تقابل کو درج ذیل جدول کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے:

اشیاء	حلال	کوشر
بھیڑ، بکری، گائے، بیل وغیرہ جگالی کرنے والے جانور، جن کے کھر پھٹے ہوتے ہیں	ہاں	ہاں
مچھلی	ہاں	ہاں
سور	نہیں	نہیں
پرندوں میں عقاب، گدھ، شکاری چڑیا، چیل، الو، چمگادڑ وغیرہ	نہیں	نہیں
چھچھوندر، چوہا، سب قسم کے بڑے گرگٹ، چھپکلی، مگرمچھ، ریگستانی رینگنے والے گرگٹ اور رنگ بدلتا گرگٹ	نہیں	نہیں
تمام حشرات سوائے ٹڈیوں کے	نہیں	نہیں
جگالی کرنے والے جانور، جن کے کھر پھٹے ہوئے نہیں ہوتے۔ مثلاً اونٹ، خرگوش وغیرہ	ہاں	نہیں
شترمُرغ، ہنس، بگلے اور حلال جانوروں کی چربی	ہاں	نہیں
کچھ کالے پرندے اور کووں کی کچھ اقسام	ہاں	نہیں
حلال جانور کی چربی	ہاں	نہیں

نتائج

ابتدائی تعریفات کی رو سے حلال اور کوشر کا مقصد تقریباً ایک ہی ہے کہ دونوں مذاہب میں وہ چیزیں/اشیاء کھائی جائیں جو جائز ہوں۔ دونوں مذاہب اپنے پیروکاروں کو اس بات کی سختی سے تلقین کرتے ہیں کہ جس چیز سے شرع و قانون نے منع کیا ہے اسے نہ کھایا جائے۔ جانوروں میں اکثر وہ ہیں کہ جن کو اسلام حلال اور یہودیت کوشر قرار دیتی ہے۔ مثلاً: بھیڑ، بکری، گائے، بیل۔

بعض جانور دونوں مذاہب میں حرام اور غیر کوشر ہیں۔ مثلا: سور۔ اسی طرح پرندوں میں عقاب، گدھ، شکاری چڑیا، چیل، الو اور چمگادڑ دونوں مذاہب میں کھانے کی اجازت نہیں ہے۔

اس کے علاوہ چوہا، گرگٹ، چھپکلی، مگرمچھ کا کھانا دونوں مذاہب میں منع ہے۔ البتہ بعض جانور ایسے ہیں جو حلال ہے لیکن کوشر نہیں ہے۔ جیسے: اونٹ اور خرگوش۔ جبکہ شترمرغ، ہنس، بگلے اور حلال جانوروں کی چربی حلال ہیں لیکن کوشر نہیں۔

حواشی و مصادر

1"کیا کوشر حلال کا متبادل ہے؟" شریعہ اینڈ بزنس, Accessed: Date: April,24, 2017, Time: 12:54 PM, http://shariahandbiz.com/index.php/halal-o-haram/443-kya-koshar-halaal-ka-mutabadil-hai

2 کیرانوی، وحید الزماں قاسمی، علامہ، القاموس الجدید عربی-اردو، ادارہ اسلامیات، کراچی، ص161۔

3 القرضاوی، یوسف، علامہ، اسلام میں حلال و حرام، دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، لاہور، ط1، 2013ء، ص34۔

4 المجددی، محمد عمیم الاحسان، مفتی، التعریفات الفقھیہ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ط1، 2002ء، ص81۔

5 القرآن، البقرہ، 2 : 168۔

6 القرآن، المومنون، 23 : 51۔

7 القرآن، المائدہ، 5 : 4۔

8 الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، دارالحرمین، قاہرہ، ج8، ص272۔

9 النیسابوری، مسلم بن حجاج، امام، صحیح المسلم، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ریاض، ط1، 2006ء، حدیث: 1015۔

10 القرآن، المائدۃ، 5 : 3۔

11 القرآن، المائدۃ، 5 : 4۔

12 القرآن، المائدۃ، 5 : 5۔

13 القرآن، المائدۃ، 5 : 96۔

14 القرآن، المائدۃ، 5 : 90۔

15 الترمذی، محمد بن عیسیٰ، امام، جامع ترمذی، مکتبۃ العلم، لاہور، حدیث: 1478۔

16 البخاری، محمد بن اسماعیل، امام، صحیح البخاری، مکتبۃ الرشد ناشرون، ریاض، ط2، 2006ء، حدیث: 5210۔
النیسابوری، مسلم بن حجاج، امام، صحیح المسلم، ایضاً، حدیث: 1932۔

17 صحیح البخاری، ایضاً، حدیث: 5207۔

18 صحیح المسلم، ایضاً، حدیث: 1934۔

19 ایضاً، حدیث: 4173۔

20 ندوی، محمد فہیم اختر، مولانا، ذبیحہ کے شرعی احکام، ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی، 2010ء، ص20-21۔

21 المنجد، محمد صالح، علامہ، محرمات، مترجم: ام محمد شکیلہ قمر، توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا، ط1، 2009ء، ص20۔

22 "Difference Between Kosher and Halal", differencebetween.net, Accessed: Date: April, 04, 2017, Time: 10:15pm,

23 "کوشر", marefa.org, Accessed: Date: March, 01, 2017, Time: 10:10Am, http://www.marefa.org/index.php/کوشر

24 کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی، لاہور، احبار، 11، 1-8۔

25 Arye Forta, Judaism, Heinemann educational Halley Court Jodrdan Hill, Oxford, 1995, P:68.

See: James M, Lebeau, The Jewis h Dietary laws: Sanctify Life, National Youth Commission, New York, 1998, p: 50.

26 Miryam Z. Wahrman, Brave New Judaism, Brandeis University Press, London, 2002, P: 193.

27 احبار، 11، 25-26۔

28 استثناء، 17، 1۔

29 احبار، 11، 9-12۔

30 J. David Bleich, Contemporary halakahic Problems, Ktav publishing House, New York, 1989, V: 3, P: 61.

31 احبار، 11، 13-19۔

32 احبار، 20-23۔

33 احبار، 29-31۔

34 احبار، 7 : 22۔

35 القرآن، الانعام، 6 : 146۔

36 Rabbi E. Eiditz, Encyclopedia of kosher foods, Feldheim publishers, New York, Ed: 5, 2004, P: 90.

37 David White, The Everything Wine Book, F+W Media, USA, 2014, P:35.

38 کتاب مقدس، احبار، 10 : 8-11۔

39 میتھیو ہینری کا منٹری، تفسیر الکتاب، چرچ فاؤنڈیشن سیمنارز، لاہور، ط 1، 2002ء، ج 1، ص 291۔

40 کتاب مقدس، تیمتھیس، 3 : 3۔

41 کتاب مقدس، لوقا، 21 : 34۔

42 Gersion appel, The Concise Code of Jewish law, Ktav publishing House, 1997, P: 273.

43Joseph A. kurmann, Jeremija L. Rasic, Manfred Kroger, Encyclopedia of fermentad fresh milk products, An Avi book, New york, 1992, P:171.

44 Deborah kopka, Welcome to Israel: Pasport to the middle east, lorenz educational press, 2011, P:86,

45 Aruna Thaker, Arene barton, Multicultural Handbook of food, John wiley & sons, 2012, P:200.

46 کتاب مقدس، خروج، 22 : 31۔ احبار، 17 : 15۔

47 استثناء، 14 : 21۔

48" Shehitah", dash.harvard.edu, Accessed: Date: April,25, 2017, Time: 012:54 PM, https://dash.harvard.edu/bitstream/handle/1/8852091/Gurtman05.pdf?sequence=3 23-May-17

Jordan curnutt, Animals and the law, ABC-CLIO, 2001, P:183.

49 خالد سیف اللہ، مولانا، قاموس الفقہ، زمزم پبلشرز، کراچی، 2007ء، ج 5، ص 177۔

ایضاً، التعریفات الفقھیہ، ص226۔

50 ایضا، قاموس الوحید، مادہ: قعر۔

51 ایضاً، مادہ: ذبح۔

52 حلقوم: سانس لینے کی نالی۔

53 ودجان: گلے سے ملا ہوا دل اور پھیپھڑے کا حصہ۔

54 مری ء: نرخرہ سے معدے تک کھانے پینے کی نالی۔

55 ابن قدامۃ،ابو محمد, عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ، المغنی لابن قدامۃ، مکتبۃ القاہرۃ، ج 11، ص 45۔

56۔ الشافعی ابو عبد اللہ محمد بن إدریس، الأم، دار المعرفۃ، بیروت، ج 2، ص 259۔

57۔ ایضاً، المغنی لابن قدامۃ، ج 11، ص 45-44۔

58 ۔ الکاسانی ، علاء الدین، ابو بکر بن مسعود بن احمد ، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ،ط2، 1986ء ،دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ج 5، ص 41۔

59۔ ایضاً۔

60۔ ایضاً۔

61 ٹریف: کوشر کی ضد، یعنی یہودی شریعت میں ناجائز چیز۔

62 ایم آر شمشاد، "جانوروں کے ذبیحہ کا معقول طریقہ", www.fikrokhabar.com, Accessed: Date: April, 04, 2017, Time:11:30pm